ایبسٹریکٹ (اختصاریہ)

(Abstract)

(شمارہ-۱۰)

سید کامران عباس کاظمی
لیکچرر، شعبہ اُردو
بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

محمد اسحاق خان
اسٹینو ٹائپسٹ (اُردو)
بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

گذشتہ شمارے سے ''معیار'' میں شائع ہونے والے مضامین کا اُردو اختصاریہ (Abstract) بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اس اختصاریے سے اُردو محققین کو اپنے تحقیقی موضوعات سے متعلق مآخذات تک رسائی سہل ہوتی ہے۔

- **اردو کی پہلی گرامر**
  (دریافت اور مطالعہ کی روداد، ۱۷۴۳ء-۲۰۱۲ء)
  محمد اکرام چغتائی

  محمد اکرام چغتائی کا یہ مضمون اُردو گرامر نویسی کی تاریخ بیان کرنے کے ساتھ ساتھ چندنئی دریافتوں پر بھی روشنی ڈالتا ہے۔ اس مضمون میں مصنف نے ولندیزی گرامر نوایسوں سے لے کر دیگر مستشرقین کا ذکر کرتے ہوئے اُردو گرامر نویسوں کی خدمات کا احاطہ کیا ہے۔ مصنف نے کیتیلار کی تصنیف اردو گرامر کا بخوبی احاطہ کیا ہے۔ زیرِ نظر مضمون میں گرامر کے چند عکسی صفحات بھی دیئے گئے ہیں۔ یہ مضمون اردو گرامر کی تاریخ میں اضافے کا سبب بنے گا۔

- **اردو رسم الخط میں تبدیلی کے مباحث**
  ڈاکٹر فوزیہ اسلم ر عبدالستار ملک

  اس مضمون میں مصنفین نے اُردو رسم الخط کی تعریف، اردو رسم الخط کے محاسن، دیوناگری رسم الخط کا مسئلہ اور نسخ اور نستعلیق کے مسائل جیسے اہم موضوعات کا احاطہ کیا ہے۔ مصنفین نے اس مضمون میں اردو کو رومن رسم الخط میں لکھنے کی وجوہات کے ساتھ ساتھ ان مسائل کا بھی احاطہ کیا ہے جو رومن رسم الخط میں اردو لکھنے سے درپیش ہوسکتے ہیں۔

- **ڈیرہ غازی خان کا ہندی ادب**
  ہاشم شیر خان

  اس مختصر مضمون میں مصنف نے قیام پاکستان سے قبل کے ڈیرہ غازی خان میں ہندی ادب کی تاریخ پر روشنی ڈالی۔ مصنف نے کتاب ''سکھی پروار'' (خوشحال خاندان) کا تعارف پیش کیا ہے اور اس کی عکسی کاپی بھی لف ہے۔

- **دساتیرِ پاکستان اور سرکاری و تعلیمی سطح پر نفاذِ اردو کا منظر نامہ**

ڈاکٹر عائشہ سعید

دستور قوم کی تمناؤں کا عکاس، سوچ و فکر کا محور اور عوام الناس کے حقوق اور آزادیٔ رائے کے تحفظ کا ضامن ہوتا ہے۔ ہر ملک کا دستور اس کے انتظامی ڈھانچے، عدالتی نظام، سیاسی اداروں کے استحکام کی وضاحت کرتا ہے۔معیار کے گذشتہ شماروں میں بھی نفاذِ اردو کے لیے سرکاری سطح پر کی جانے والی کوششوں اور قانون ساز اسمبلیوں میں نفاذِ اردو کی مختلف پیش کی جانے والی تحاریک اور مباحث کی ذیل میں مختلف مقالہ جات شائع کیے جا چکے ہیں۔ زیرِنظر مضمون میں مختلف دساتیرِ پاکستان میں نفاذِ اردو کی اہمیت اور حیثیت سے متعلق بحث کی گئی ہے۔مصنفہ نے نفاذِ اردو کی چند عملی مثالیں پیش کرنے کے ساتھ ساتھ چند اہم مشورے بھی دیئے ہیں۔

- **گورنمنٹ کالج لاہور کا اُردو تھیٹر۔تقسیم سے تا حال**

ڈاکٹر محمد سلمان بھٹی

اردو ڈرامے کے فروغ میں اردو تھیٹر کا کردار اہم رہا ہے۔اس مقالے کے مصنف نے گورنمنٹ کالج لاہور کے تقسیم کے بعد کے اردو تھیٹر کی تاریخ پیش کی ہے۔ مصنف نے وضاحت کی ہے کہ گورنمنٹ کالج کے تھیٹر سے چند ایسی نابغہ روزگار ہستیاں وابستہ رہی ہیں جنھوں نے بعدازاں پاکستانی اردو تھیٹر میں نمایاں مقام حاصل کیا۔مضمون میں مصنف نے گورنمنٹ کالج لاہور میں پیش کیے گئے اردو تھیٹر کے اعداد و شمار و دیگر تفصیلات کی ایک فہرست بھی مہیا کر دی ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کالج کا اردو تھیٹر نہایت اہم موضوعات کا حامل رہا ہے۔

- **نو آبادیاتی عہد میں اردو سیرت نگاری: رجحانات و اسالیب**

ڈاکٹر نجیبہ عارف

اُردو میں سیرت نگاری کے ابتدائی نمونے مختلف شعری اصناف کی صورت میں ملتے ہیں جن میں دراصل عقیدت و محبت اور عشق کا والہانہ پن بخوبی نظر آتا ہے۔ زیرِنظر مضمون میں مصنفہ نے اُردو میں سیرت نگاری کی ارتقائی صورت حال بیان کرنے کے ساتھ ساتھ نو آبادیاتی عہد میں سیرت نگاری کا بخوبی محاکمہ کیا ہے۔عہدِ نو آبادیات میں سیرت نگاری کی اہمیت اس لیے بھی دو چند ہو گئی تھی کہ عیسائی مشنری اسلام اور حضور اکرمؐ کی شخصیت پر طرح طرح کے اعتراضات اور شک و شبہات پیدا کر رہے تھے۔ مصنفہ نے سیرت کے ان تمام پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے جو اس تشکیک کے ماحول میں تیقن کی فضا پیدا کر رہے تھے۔

- **کہانی کی شکل میں بچوں کا اردو حدیثی ادب**

عامر حسن

اُردو زبان میں بچوں کے لیے حدیث کے کئی مجموعے مرتب کیے گئے ہیں اور ان کی تشریحات بھی موجود ہے۔ لیکن ان کے براہ راست نصیحتی انداز کی وجہ سے یہ بچوں میں بوجوہ مقبولیت حاصل نہیں کر سکے۔ زیرِنظر مضمون میں مصنف نے کہانی کی شکل میں موجود بچوں کے لیے اردو کے حدیثی ادب کا بھرپور جائزہ لیا ہے۔

- **اقبال کی مرثیہ نگاری**

ڈاکٹر خالد ندیم

اُردو میں رثائی ادب کی روایت اُردو شعری روایت کے ساتھ ہی جنم لے چکی تھی۔لیکن یہ صنف شہیدان کربلا کے لیے مختص ہو کر رہ گئی تھی البتہ غالب اور حالی نے اس کا میدان وسیع کیا۔اقبال کا اختصاص یہ ہے کہ اس نے رثائی ادب میں اسلام کے زریں ادوار کے اہم شہروں کو بھی دکھ سے یاد کیا ہے۔اس مضمون میں مصنف نے اقبال کی رثائی نظموں کو شخصی اور مسلم تہذیبی حصوں میں منقسم کیا ہے اور ان سے اقبال کی جذباتی وابستگی کو واضح کیا ہے۔

- **ضبط شدہ نظمیں......ایک جائزہ**

سلیم اللہ شاہ

عہد نو آبادیات میں اُردو شعرا نے بدیسی حکمرانوں کے خلاف ردِعمل کا اظہار کیا جسے نوآبادیاتی حکمرانوں نے ناپسند کیا اور ایسے تمام تخلیقی ادب کو ضبط کر لیا جو ان کے مفادات کو زک پہنچاتا تھا۔اس مقالے میں بھی چند ایسی نظموں کا احوال موجود ہے جو برصغیر کے سماج کے شعور کی آواز تھیں اور جنہیں آزادی اظہار پر پابندیوں کے باعث ضبط کر لیا گیا۔

- **نئی شاعری: ایک جدلیاتی محاکمہ**

ڈاکٹر سعادت سعید

نئی نظم دراصل اُردو شاعری میں جدید نظم کے بعد کی تحریک ہے۔اس مقالے میں نئی نظم کا جدلیاتی محاکمہ کیا گیا ہے مضمون نگار نے نئی نظم کے ارتقا کے ماحول اور شعرا کے ذہنی شعور کا بھرپور محاکمہ کیا ہے۔نئی نظم جن نئے لسانی مباحث کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے تھی مصنف نے ان کا بھی بھرپور احاطہ کیا ہے۔

- **شمس الرحمٰن فاروقی۔غالب یا میر پرست**

ڈاکٹر محمد یار گوندل

اس مضمون میں شمس الرحمٰن فاروقی کی میر شناسی اور غالب شناسی کو موضوع بنایا گیا۔مصنف نے تقابلی مطالعے سے ''تفہیم غالب''،''غالب کے چند پہلو' اور''شعر،غیرشعراورنثر'' میں شامل مضامین''غالب اور جدید ذہن''،''اردو شاعری پر غالب کا اثر''،''غالب کی مشکل پسندی''اور''غالب کی ایک غزل کا تجزیہ' وغیرہ فاروقی کی تنقیدی کتب کا بھرپور جائزہ لیا ہے۔ مصنف نے بجا طور پر نتیجہ اخذ کیا ہے کہ فاروقی صاحب نے تنقیدِ میر میں زیادہ تقابل غالب ہی سے کیا ہے اور ہرجگہ کوئی ایسا نکتہ سامنے لائے ہیں جس سے غالب کی نسبت میر کی برتری نظر آئے۔

- **نئی نظم، نئی ہیت، تازہ واردات اور تمثال**

ڈاکٹر روبینہ رفیق رعمران ازفر

اس مقالے میں مصنفین نے نظم میں تمثال اور اس کے استعمالات کے ارتقا پر جائزہ لیتے ہوئے عصری نظم تک کا احاطہ کیا ہے۔ تمثال، اردو نظم کے کلاسیکی رجحان میں شاعرانہ تمثال کاری کے عملی تخلیقی نمونوں، تمثال کار شعراء کے فکری و فلسفیانہ نظام پر بحث، نمائندہ تمثال کار شعراء کی خدمات، تمثال اور دیگر شعری علم البیان کے درمیان فرق اور جدید اُردو نظم پر تمثال کاری کی تحریک کا جائزہ مصنفین بخوبی لیا ہے۔

- **میرا جی کی انفرادیت (بہ حوالہ نظم)**

ڈاکٹر صوفیہ یوسف

میرا جی بیسویں صدی میں اردو شعر و ادب کی ایک ایسی منفرد آواز ہیں جس نے رائج طریقہ کار کی تقلید کرنے کے بجائے نیا اور اچھوتا لب و لہجہ اختیار کیا۔ زیرِ نظر مقالہ میں مصنفہ نے جدید نظم کے حوالے سے میرا جی کی انفرادیت تلاش کرنے کی سعی کی ہے۔ میرا جی کی نظموں کے موضوعات اور موضوعات کی جہات کا احاطہ بھی مقالہ نگار نے بخوبی کیا ہے۔

- **انگارے: ایک باغیانہ آواز**

ڈاکٹر صباحت مشتاق

''انگارے'' کی اشاعت اُردو کے افسانوی ادب میں ایک اہم واقعہ تصور ہوتا ہے۔ انگارے کے افسانہ نگاروں نے یک لخت اُردو افسانے کو نئے موضوعات اور تکنیک سے روشناس کرایا۔ مصنفہ نے انگارے کے افسانوں اور سماج پر ان کے مرتب ہونے والے اثرات کا بخوبی محاکمہ کیا ہے۔

- **انشائیہ نگاری: شناخت اور اردو روایت و تسلسل**

ڈاکٹر روش ندیم

اُردو میں انشائیہ نگاری کی روایت کا تعلق جدید عہد سے ہے۔ اس مقالے میں مصنف نے انشائیہ کی ارتقائی صورتِ حال کا جائزہ لیتے ہوئے اُردو میں انشائیہ کی روایت اور ارتقا کا محاکمہ کیا ہے۔ نیز مصنف نے اُردو انشائیہ کے خصائص اور انفرادیت کی شناخت کی بھی کوشش کی ہے۔

- **''غلام باغ'' میں کارفرما تاریخی تصورات**

رخسانہ بی بی

کسی بھی زبان کے نثری ادب میں ناول کی بہت اہمیت رہی ہے۔ کسی ملک کی تہذیب، تمدن، اندازِ فکر، سابقہ تاریخ کے متعلق جانکاری کا ناول سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں۔ مصنفہ نے غلام باغ میں کارفرما تاریخی تصورات کا بھرپور جائزہ لیا ہے اور اس کا خیال ہے کہ ''غلام باغ'' عام ڈگر سے ہٹا ہوا ناول ہے اور اس کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ یہ آثارِ قدیمہ سے متعلق مصنف کے تخیل کی پیداوار ہے۔

- **سندھی افسانوں کے اردو تراجم**

حاکم علی برڑو

زندہ ادب ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ ہو کر ہر دو زبانوں کے ملاپ کا ذریعہ بنتا ہے۔ زیرِ نظر مقالہ میں مصنف نے سندھی افسانوں کے اردو تراجم کا بخوبی احاطہ کیا ہے۔ مصنف کا خیال ہے کہ اس طرح سندھی نہ سمجھنے والے افراد سندھی زبان و ادب سے بخوبی روشناس ہو رہے ہیں۔ مصنف نے اب تک سندھی سے اُردو ترجمہ کیے گئے اہم افسانوں کی فہرست بھی فراہم کی ہے۔

- **بہاول پور میں ادب کی ترویج میں ادبی انجمنوں کی روایت**

ڈاکٹر مزمل بھٹی ر شعیبہ معید

خطہ بہاول پور کی ادبی تاریخ قابل رشک ہے۔ یہاں کے اہل قلم کے علاوہ دوسرے علاقوں سے آنے والے ادیبوں اور شاعروں نے بھی ادب کی خدمت کی اور جس زمانے میں اُردو ادب ارتقائی مراحل سے گزر رہا تھا بہاول پور میں بھی ادب قدم بہ قدم آگے بڑھ رہا تھا۔ اس مقالے میں مصنفین نے بہاول پور کی ادبی تاریخ اور روایت کا بھرپور جائزہ لیا ہے۔

- **محمد حسن عسکری کے نام۔ چند نودریافت مکاتیب**

مدیر ''معیار''

گوشۂ نوادر کے عنوان سے معیار کے شمارہ-۱۰ میں محمد حسن عسکری کے چند اہم خطوط شامل کیے گئے ہیں۔ یہ خطوط فرانسیسی عالم میشل والساں اور ڈاکٹر حمید اللہ کے ہیں۔ اس شمارے میں چند خطوط کی عکسی نقول بھی دی گئی ہیں۔

- **ذوالفقار غوث کے عزیز خان کا قتل اور محسن حامد کے پتنگوں کا دھواں میں سرمایہ داریت کی تنقید**

ڈاکٹر منور اقبال احمد

اس مقالے میں مصنف نے دو پاکستانی انگریزی مصنفین ذوالفقار غوث اور محسن حامد کے پاکستانی سماجی تناظر میں لکھے گئے ناولوں میں سرمایہ دارانہ نظام اور اس کی تنقید کو موضوع بنایا ہے۔ مصنف نے ان ناولوں کے تقابلی مطالعہ سے پاکستانی سماج میں پائے جانے والی طبقاتی کشمکش، معاشی عدم مساوات و دیگر ثقافتی مسائل کو موضوع بنایا ہے۔

- **فیض احمد فیض اور پابلو نیرودا کی شاعری میں جدلیاتی تنقید: ایک تقابلی مطالعہ**

مہر مظہر حیات ر ڈاکٹر محمد سفیر اعوان

زیرِ نظر مضمون میں فیض احمد فیض اور پابلو نیرودا کے شعری موضوعات کا تقابلی مطالعہ جدلیاتی نقطہ نظر سے کیا گیا ہے۔ مصنفین کے خیال میں عالمی سامراجیت کے عہد میں جدلیاتی تنقید کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں کیونکہ جدلیاتی تنقید شعری خصوصیات کو پرکھنے کا عصری پیمانہ ہے۔

- **منشی پریم چند کے افسانے کفن میں بیانیہ: ایک پس ساختیاتی مطالعہ**

فیصل رشید شیخ ر فرخ ندیم

پریم چند کا افسانہ ''کفن'' اردو افسانوی ادب میں حقیقت نگاری کا پہلا بیانیہ تصور کیا جاتا ہے۔ مصنفین نے اس مضمون میں افسانہ ''کفن'' کے بیانیہ کا پس ساختیاتی مطالعہ کیا ہے اور یہ واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ رولاں بارتھ کے متعارف کردہ پانچ رموز کے اطلاق سے اس افسانہ کے لسانی، ساختیاتی، ثقافتی میلانات و رجحانات کا احاطہ کیا جاسکتا ہے۔ زیرِ نظر مقالہ میں مصنفین کی یہ خواہش بھی کارفرما نظر آتی ہے کہ کسی افسانوی متن کو اس کے سماجی و ثقافتی تناظر میں رکھ کر دیکھیں تو متن ثقافتی ساختوں ہی کا مظہر نظر آتا ہے۔

- **خواہش اور خودی: ارشد محمود ناشاد کی ایک غزل کا لاکانی تجزیہ**

شہر یار خان

ارشد محمود ناشاد اُردو غزل کے معاصر منظر نامے کا ایک اہم شاعر ہے۔ اس مقالے میں مصنف نے ناشاد کی ایک غزل کا لاکانی نقطہ نظر سے تجزیہ کیا ہے اور یہ نتیجہ اخذ کرنے کی کوشش کی ہے کہ تخلیقی زبان فرد کا لاشعوری اظہار ہوتی ہے۔ جبکہ فرد کا ماحول اور تہذیبی ورثہ اس کی زبان کی ساخت کو متعین کرتا ہے۔ اُردو زبان و ادب میں یہ تجزیہ لاکانی مطالعے کے حوالے سے اچھی مثال ہے۔

- **آوارہ شاہین، از جمیل احمد/تبصرہ جاتی مقالہ**

کلثوم قیصر

اس مقالے میں مصنفہ نے ''آوارہ شاہین'' کا تعارف دیا ہے۔ یہ کتاب دراصل بلوچستان کے تہذیبی اور سماجی پس منظر میں لکھے گئے افسانے ہیں۔ مصنفہ نے ان افسانوں کا تہذیبی مطالعہ کیا ہے۔